Kartläggningsmaterial för nyanlända elever

URDU

Uppgifter B Textpaket
Litteracitet

1 | Steg 2 | 3

Elever som läser och skriver

Skolverket

Innehåll

Inledning ... 3

Textpaket 1

Lejonet och räven ... 5

En karta över en ö ... 7

Skorpionen ... 9

Textpaket 2

Skorpionen ... 12

Den giriga mannen ... 14

Potatischips ... 16

Textpaket 3

Skorpionen ... 19

Potatischips ... 21

Sömn ... 23

Mjölk ... 25

Världens städer ... 27

Litteratur- och bildförteckning ... 29

Skolverket och andra rättighetsinnehavare har upphovsrätt till materialet och delar som ingår i materialet. Materialet får inte mångfaldigas eller sparas på dator i annat syfte än för att genomföra en bedömning av nyanlända elevers kunskaper.

Inledning

Detta häfte innehåller underlag för *Uppgifter B – Textpaket*. Uppgifterna använder du tillsammans med *Samtals- och dokumentationsunderlag B* och *Bedömningsunderlag för Uppgifter B.*

Instruktionerna för hur du genomför uppgifterna finns i *Samtals- och dokumentationsunderlag B.*

Dokumentera elevens svar på uppgifterna i bedömningsunderlagen. Var uppmärksam på att svarsrutorna för ”Ja” och ”Nej” kommer i en annan ordning på elevens svarsblad när språket har läsriktningen höger–vänster.

Varje uppgift består av två blad – en text och elevens svarsblad med läsförståelsefrågor. Information om hur du väljer uppgifter till eleven finns i lärarhandledningen (se s. 6–7). Skriv ut uppgifterna i färg och enkelsidigt så att eleven kan se texten och frågorna samtidigt.

Ge gärna tolken kopior av uppgifterna du har valt, både på svenska och på elevens språk.

Om översättningen

Översättningen använder det språkbruk och den skriftspråksstandard som enligt lag (1973) är nationellt språk och undervisningsspråk i Pakistan. Många användare av urdu behärskar också andra språk som förekommer i det geografiska närområdet. Talad urdu och talad hindi (Indiens nationella språk enligt lag 1950) är ömsesidigt förståeliga, men skiljer sig starkt åt vad gäller det mera formella ordförrådet, som urdu har lånat in från framförallt arabiska och persiska. Urdu använder en för språket modifierad version av det arabiska alfabetet. Läs- och skrivriktningen är från höger till vänster. Hindi använder i stället ett helt annat skriftsystem, den s.k. devanagari-skriften.

Anpassning av uppgifter för elever med funktionsnedsättning

Om du läser upp eller spelar in uppgifter för elever med svår synnedsättning behöver du anpassa uppgifter som innehåller bilder eller figurer. Kontakta en speciallärare eller specialpedagog om det behövs.

Textpaket 1

- Text 1. Lejonet och räven. Beskriv innehållet i bilden.
- Text 2. En karta över en ö. Uppgiften stryks.
- Text 3. Skorpionen. Beskriv skorpionen i bilden. (Ingår även i textpaket 2 och 3)

Textpaket 2

- Text 3. Potatischips. Använd riktiga potatischips. (Ingår även i textpaket 3)

Läs mer i *Anpassning för elever med funktionsnedsättning.*

Textpaket 3

- Text 3. Sömn. Figuren kan strykas. Frågorna 3 och 4 som bygger på information i figuren stryks.
- Text 5. Världens städer. Diagrammet kan strykas. Frågorna 2 och 4 som bygger på information i diagrammet stryks.

Textpaket 1

شیر اور لومڑی

شیر اپنے غار میں لیٹا ہوا تھا۔

وہ دن رات وہاں لیٹا رہتا تھا۔

اس کی صرف کمزور تھکی ہوئی دھاڑیں سنی جا سکتی تھیں۔

"وہ بیمار ہے" دوسرے جانوروں نے سوچا اور اس کے حال پر افسوس ظاہر کیا۔

انہوں نے چھوٹے چھوٹے تحفوں کے ساتھ شیر کے غار میں جانا شروع کر دیا۔

لیکن لومڑی اندر نہیں گئی۔

شیر نے دھیمے لہجے میں پوچھا:

"تم کیوں اندر نہیں آتی میری دوست؟ باقی سب یہاں آ چکے ہیں۔"

"میں آنے کا سوچ رہی تھی"، لومڑی نے کہا، "لیکن میں نے قدموں کے نشان دیکھے اور ڈر گئی۔ تمام نشان تمہارے غار تک جاتے ہیں لیکن اندر سے کوئی نشان بھی باہر نہیں آ رہا۔ اس لیے میں نے سوچا کہ میں باہر ہی ٹھہر جاؤں۔"

K. Aronsson & S. Ottosson, *Min läsebok*. 1993. Bearbetad. Bild: I-K. Eriksson.

"شیر اور لومڑی" سے متعلق سوالات

تحریر کے بارے میں مندرجہ ذیل سوالوں کا ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔

	(ja) ہاں	(nej) نہیں
1. کیا شیر ہر وقت اپنے غار میں لیٹا رہتا تھا؟	☐	☐
2. کیا لومڑی شیر کے پاس اندر گئی؟	☐	☐
3. کیا لومڑی نے شیر کو تحفے دیئے؟	☐	☐
4. کیا شیر نے ان دوسرے جانوروں کو کھا لیا تھا؟	☐	☐

مندرجہ ذیل سوالوں کا زبانی جواب دیں۔

5. کیا آپ اپنے الفاظ میں مختصر بتا سکتے ہیں کہ یہ تحریر کس چیز کے بارے میں تھی؟

6. کیا آپ کے خیال میں شیر بیمار تھا؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ایسا کیوں سوچا؟

7. کیا لومڑی دوسرے جانوروں سے زیادہ ہوشیار تھی؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ایسا کیوں سوچا؟

8. کیا آپ کے خیال میں ہم اس کہانی سے کچھ سیکھ سکتے ہیں؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ایسا کیوں سوچا؟

ایک جزیرے کا نقشہ

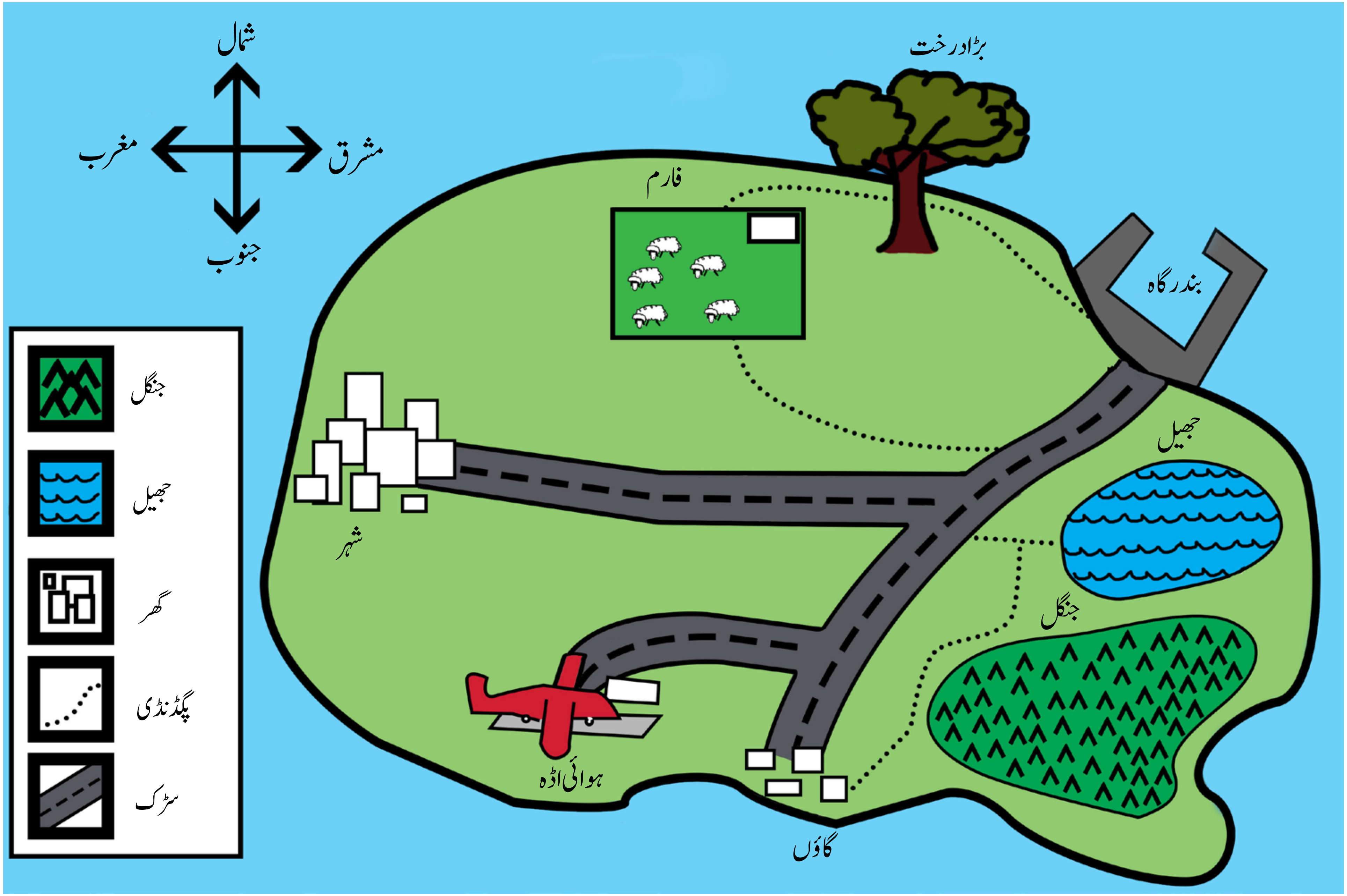

Anpassad med tillstånd från IEA. © 1990.

ایک جزیرے کے نقشے سے متعلق سوالات

اس جواب کے سامنے خانے پر نشان لگائیں جو آپ کے خیال میں درست ہو۔آپ صرف <u>ایک</u> خانے پر نشان لگا سکتے ہیں۔

1. مندرجہ ذیل جگھوں میں سے کونسی جگہ بندرگاہ کے قریب ترین واقع ہے؟

A ☐ شہر

B ☐ جھیل

C ☐ فارم

2. مندرجہ ذیل جگھوں میں سے کون سی جگہ شہر کے شمال میں واقع ہے؟

A ☐ ہوائی اڈہ

B ☐ جنگل

C ☐ فارم

3. اگر آپ شہر سے جھیل کی جانب جا رہے ہوں تو آپ کا رخ کس جانب ہو گا؟

A ☐ شمال

B ☐ مغرب

C ☐ مشرق

4. فرض کریں کہ آپ جزیرے پر چہل قدمی کر رہے ہیں۔ان ہدایات پر عمل کریں۔

1. گاؤں سے شروع کریں۔
2. بندرگاہ کی طرف جانے والی سڑک پکڑیں۔
3. دوسرے چوراہے پر بائیں طرف مڑ جائیں۔
4. سڑک ختم ہونے تک چلتے رہیں۔
5. اب آپ کہاں ہیں؟

A ☐ فارم

B ☐ شہر

C ☐ بندرگاہ

بچھو—مکڑی کے خاندان کا ایک رکن

گرم ممالک میں دیواروں کے چھوٹے سوراخوں اور پتھروں کے درمیان انگلیاں ٹھونسنا سمجھ داری کا کام نہیں ہے۔ اگر آپ کے جوتے کچھ دیر خالی پڑے ہوئے ہوں تو پہننے سے قبل ان کو جھاڑنا چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے اب وہ اندر سے خالی نہ ہوں۔ بچھو روشنی کو پسند نہیں کرتے بلکہ دن کے وقت سوراخوں اور دیگر اندھیری جگہوں میں گھس جاتے ہیں۔ بچھو دنیا بھر کے گرم ممالک میں پائے جاتے ہیں لیکن وہ زیادہ تر نظروں سے غائب رہتے ہیں۔

اپنے شکار کو ڈنک مار کر ہلاک کرتے ہیں

بچھو بہت زہریلے ہو سکتے ہیں اگرچہ ان کے زیادہ تر اقسام ہم انسانوں کے لیے جان لیوا نہیں ہوتے۔ ان کی جسامت مختلف اقسام کے لحاظ سے ایک سے بیس سنٹی میٹر تک لمبی ہوتی ہے لیکن سب کے دم کے سرے پر ایک زہریلا ڈنک ہوتا ہے۔ جب بچھو اپنے شکار کو مارنے جاتا ہے تو اپنی دم کو اپنی کمر پر موڑ کر اپنے شکار کو پنجوں میں مضبوطی سے پکڑ کر ڈنک مارتا ہے۔ ایک خوفزدہ بچھو تیزی کے ساتھ گھومتا ہے تاکہ اپنے ڈنک کا رخ تمام وقت اپنے دشمن کی طرف رکھے۔

بچھو رات کے وقت بڑے مکڑیوں اور دیگر چھوٹے کیڑے مکوڑوں کا شکار کرتا ہے۔ وہ اپنے پنجوں کے ذریعے ٹٹولتے ہوئے راستہ تلاش کرتے ہیں، اپنے شکار کو پکڑتے ہیں اور پھر اپنے زہریلے ڈنک سے اس کو مار دیتے ہیں۔

بچھو

K. Åström, *Boken om världen.* 2001. Fotografi Wikimedia Commons.

"بچھو" سے متعلق سوالات

تحریر کے بارے میں مندرجہ ذیل سوالوں کا ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔

	(ja) ہاں	(nej) نہیں
1. کیا بچھو اندھیرے کو پسند کرتے ہیں ؟	☐	☐
2. کیا **تمام** بچھو انسانوں کو ہلاک کر سکتے ہیں ؟	☐	☐
3. کیا تمام قسم کے بچھو ایک جیسے بڑے ہوتے ہیں ؟	☐	☐
4. کیا بچھو اپنے شکار کو پنجوں کے ذریعے پکڑتا ہے ؟	☐	☐

مندرجہ ذیل سوالوں کا زبانی جواب دیں۔

6. کیا آپ اپنے الفاظ میں مختصر بتا سکتے ہیں کہ یہ تحریر کس چیز کے بارے میں تھی ؟

5. تحریر میں بچھو سے متعلق کہا گیا ہے کہ جوتوں کو جھاڑنا چاہیے۔ آپ کے خیال میں ایسا کیوں کرنا چاہیے ؟
کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ایسا کیوں سوچا؟

Textpaket 2

بچھو–مکڑی کے خاندان کا ایک رکن

گرم ممالک میں دیواروں کے چھوٹے سوراخوں اور پتھروں کے درمیان انگلیاں ٹھونسنا سمجھ داری کا کام نہیں ہے۔ اگر آپ کے جوتے کچھ دیر خالی پڑے ہوئے ہوں تو پہننے سے قبل ان کو جھاڑنا چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے اب وہ اندر سے خالی نہ ہوں۔ بچھو روشنی کو پسند نہیں کرتے بلکہ دن کے وقت سوراخوں اور دیگر اندھیری جگہوں میں گھس جاتے ہیں۔ بچھو دنیا بھر کے گرم ممالک میں پائے جاتے ہیں لیکن وہ زیادہ تر نظروں سے غائب رہتے ہیں۔

اپنے شکار کو ڈنک مار کر ہلاک کرتے ہیں

بچھو بہت زہریلے ہو سکتے ہیں اگرچہ ان کے زیادہ تر اقسام ہم انسانوں کے لیے جان لیوا نہیں ہوتے۔ ان کی جسامت مختلف اقسام کے لحاظ سے ایک سے بیس سنٹی میٹر تک لمبی ہوتی ہے لیکن سب کے دم کے سرے پر ایک زہریلا ڈنک ہوتا ہے۔ جب بچھو اپنے شکار کو مارنے جاتا ہے تو اپنی دم کو اپنی کمر پر موڑ کر اپنے شکار کو پنجوں میں مضبوطی سے پکڑ کر ڈنک مارتا ہے۔ ایک خوفزدہ بچھو تیزی کے ساتھ گھومتا ہے تاکہ اپنے ڈنک کا رخ تمام وقت اپنے دشمن کی طرف رکھے۔

بچھو رات کے وقت بڑے مکڑیوں اور دیگر چھوٹے کیڑے مکوڑوں کا شکار کرتا ہے۔ وہ اپنے پنجوں کے ذریعے ٹٹولتے ہوئے راستہ تلاش کرتے ہیں، اپنے شکار کو پکڑتے ہیں اور پھر اپنے زہریلے ڈنک سے اس کو مار دیتے ہیں۔

بچھو

K. Åström, *Boken om världen.* 2001. Fotografi Wikimedia Commons.

"بچھو" سے متعلق سوالات

تحریر کے بارے میں مندرجہ ذیل سوالوں کا ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔

	(ja) ہاں	(nej) نہیں
1. کیا بچھو اندھیرے کو پسند کرتے ہیں؟	☐	☐
2. کیا **تمام** بچھو انسانوں کو ہلاک کر سکتے ہیں؟	☐	☐
3. کیا تمام قسم کے بچھو ایک جیسے بڑے ہوتے ہیں؟	☐	☐
4. کیا بچھو اپنے شکار کو پنجوں کے ذریعے پکڑتا ہے؟	☐	☐

مندرجہ ذیل سوالوں کا زبانی جواب دیں۔

6. کیا آپ اپنے الفاظ میں مختصر بتا سکتے ہیں کہ یہ تحریر کس چیز کے بارے میں تھی؟

5. تحریر میں بچھو سے متعلق کہا گیا ہے کہ جوتوں کو جھاڑنا چاہیے۔ آپ کے خیال میں ایسا کیوں کرنا چاہیے؟
کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ایسا کیوں سوچا؟

لالچی آدمی

ایک لالچی آدمی نے اپنا تمام مال واسباب بیچ ڈالااور سونے کے سکوں کو پگھلا کر اس سے ایک بڑا ڈلا بنا دیا۔اس نے سونے کے ڈلے کو اپنے باغیچے میں ایک درخت کے نیچے زمین میں دفن کر دیا۔وہ روزانہ درخت کے پاس جایا کرتا تھا۔اس کے پڑوسی نے ایک دن اس کو دیکھ لیااور فوراسمجھ گیا کہ وہ کس کام میں لگا ہوا ہے۔جب لالچی آدمی وہاں سے چلا گیا تو پڑوسی نے موقع سے فائدہ اٹھایااور سونے کے ڈلے کو نکال کر اپنے ساتھ لے گیا۔

دوسرے دن جب لالچی آدمی اپنے خزانے کو دیکھنے کے لیے آیا تو اس نے وہاں ایک گڑھے کو پایا۔اس نے پھر مایوسی میں رونا دھونا اور اپنے بالوں کو نوچنا شروع کر دیا۔پاس سے گزرنے والے ایک دوست نے سمجھنے کی کوشش کی کہ کیا ہو رہا ہے۔لالچی آدمی نے اس کو سارا ماجرا سنایا۔

"صرف اتنی سی بات ہے" دوست نے کہا، "پھر تو تمھیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ سونا تو اصل میں کبھی تمہارا تھا ہی نہیں۔ایک پتھر لے کر گڑھے میں رکھ دو اور فرض کرو کہ وہ سونے کا ڈلا ہے، یہ تمہیں اتنی ہی خوشی اور اتنا ہی فائدہ دے گا۔"

.Efter Aisopos. Bearbetad och översatt från svenska

"لالچی آدمی" سے متعلق سوالات

اس جواب کے سامنے خانے پر نشان لگائیں جو آپ کے خیال میں درست ہو۔ آپ صرف <u>ایک</u> خانے پر نشان لگا سکتے ہیں۔

1. سونے کا ڈلا لالچی آدمی کے پاس کہاں سے آیا؟

A ☐ اس نے اپنے پڑوسی سے خریدا۔

B ☐ اس نے سکوں سے بنایا۔

C ☐ اس نے باغیچے میں پایا۔

2. لالچی آدمی روزانہ کیوں درخت کے پاس جاتا تھا؟

A ☐ وہاں مزید سونا دفن کرنے کے لیے۔

B ☐ اپنے سونے کو وہاں سے کھود کر نکالنے کے لیے۔

C ☐ اپنے سونے کی نگہبانی کرنے کے لیے۔

3. ہم اس کہانی سے کیا سبق حاصل کر سکتے ہیں؟

A ☐ یہ کہ اپنی دولت کو دوسروں کے ساتھ شریک کرنا چاہیے۔

B ☐ یہ کہ دولت سے خوشی صرف اس وقت ملتی ہے جب اس کو استعمال کیا جائے۔

C ☐ یہ کہ اپنی پڑوسیوں اور دوستوں کی باتوں کو غور سے سننا چاہیے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کا زبانی جواب دیں۔

4. کیا آپ اپنے الفاظ میں مختصر بتا سکتے ہیں کہ یہ تحریر کس چیز کے بارے میں تھی؟

5. آپ کے خیال میں لالچی آدمی نے اپنا تمام مال واسباب کیوں بیچ ڈالا؟
کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ایسا کیوں سوچا؟

6. اس کے دوست نے کیوں کہا کہ کیوں نہیں وہ گڑھے میں ایک پتھر ہی رکھ دے؟
کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ایسا کیوں سوچا؟

آلو کے چپس

چپس آلو کے باریک تلے ہوئے قتلے ہوتے ہیں اور یہ انیسویں صدی کے سب سے زیادہ بحث طلب ایجادات میں سے شمار ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں بہت سی کہانیاں موجود ہیں کہ کس نے پہلی مرتبہ اس کو متعارف کروا کے بیچنا شروع کیا اور اس بات کو ثابت کرنا تقریباً ناممکن ہے کہ یہ کہانیاں کس حد تک سچائی پر مبنی ہیں۔

آلو کے چپس

سب سے مشہور کہانی باورچی جارج کروم کے بارے میں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ 24 اگست 1853ء کو جارج کروم نے ایک ناراض گاہک کو راضی کرنے کی کوشش کی۔ اس نے آلو کے پتلے قتلے کاٹے، ان کو تل لیا اور پھر ان پر نمک چھڑک دیا جس کے نتیجے میں گاہک کی ناراضگی خوشی میں تبدیل ہو گئی۔ یہ کہانی بہت حد تک سچائی پر مبنی بھی ہو سکتی ہے لیکن یہ بھی سچ ہے کہ اسی صدی کے دوران دوسرے باورچیوں کو بھی اس طرح کے خیالات سوجھے تھے۔ صرف امریکہ میں متعدد کھانے پکانے کی کتابوں میں اس سے مشابہ مصنوعات کا ذکر کیا گیا ہے اور برطانیہ میں اس کے دوسرے اقسام نمودار ہوئے تھے۔

1890ء کے عشرے میں آلو کے چپس عام دکانوں میں فروخت کیے جانے لگے اور چپس کی تولید اور فروخت میں واقعی اضافہ تلنے کی مشین کی ایجاد کے بعد ہوا جس نے 1920ء کے عشرے کے آخر میں آلو کے چپس کی تیاری میں بہت زیادہ سہولت پیدا کر دی۔ اگلے عشرے کے دوران پیکنگ میں بھی تبدیلی واقع ہوئی جس کی بدولت آلو کے چپس کو امریکہ کے دور دراز علاقوں تک تقسیم کرنا ممکن ہوا۔ یورپ کی دکانوں میں آلو کے چپس کی فروخت میں افزائش 1950 کی دہائی تک دیکھنے میں نہیں آئی۔

.D. Harrison, Historiebloggen. www.svd.se (publicerad 2014-09-28) Bearbetad. Fotografi Pixabay

"آلو کے چپس" سے متعلق سوالات

اس جواب کے سامنے خانے پر نشان لگائیں جو آپ کے خیال میں درست ہو۔ آپ صرف ایک خانے پر نشان لگا سکتے ہیں۔

1. **مصنف نے کس مقصد سے اس تحریر کو لکھا ہے؟**

A ☐ پڑھنے والے کو آلو کے چپس کی تاریخ سے واقف کرنے کے لیے۔

B ☐ ایک دلچسپ کہانی کے ذریعے پڑھنے والوں کا جی بہلانے کے لیے۔

C ☐ پڑھنے والے کو آلو کے چپس تیار کرنے کا طریقہ بتانے کے لیے۔

2. **کیا ہم جانتے ہیں کہ آلو کے چپس کو کس نے ایجاد کیے تھے؟**

A ☐ جی ہاں، یہ جارج کروم تھا۔

B ☐ نہیں، کئی ممکنہ افراد ہو سکتے ہیں۔

C ☐ نہیں، لیکن ہم جانتے ہیں کہ کہاں ایجاد ہوئے۔

کونسا دعویٰ تحریر میں آلو کے چپس کے بارے میں لکھی گئی عبارت سے مطابقت رکھتا ہے؟ ہر دعوے کے سامنے ہاں یا نہیں کے خانے میں نشان لگائیں۔

	ہاں (ja)	نہیں (nej)
3. ہم اندازاً بتا سکتے ہیں کہ آلو کے چپس کتنے عرصے سے کھائے جاتے رہے ہیں۔	☐	☐
4. یورپ پہلا براعظم تھا جس میں آلو کے چپس کی فروخت شروع ہوئی۔	☐	☐
5. بیسوی صدی کے دوران آلو کے چپس کو کھانے کے رجحان میں اضافے کی ایک سے زیادہ وجوہات موجود ہیں۔	☐	☐

مندرجہ ذیل سوال کا زبانی جواب دیں۔

6. کیا آپ اپنے الفاظ میں مختصر بتا سکتے ہیں کہ یہ تحریر کس چیز کے بارے میں تھی؟

Textpaket 3

بچھو—مکڑی کے خاندان کا ایک رکن

گرم ممالک میں دیواروں کے چھوٹے سوراخوں اور پتھروں کے درمیان انگلیاں ٹھونسنا سمجھ داری کا کام نہیں ہے۔ اگر آپ کے جوتے کچھ دیر خالی پڑے ہوئے ہوں تو پہننے سے قبل ان کو جھاڑنا چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے اب وہ اندر سے خالی نہ ہوں۔ بچھو روشنی کو پسند نہیں کرتے بلکہ دن کے وقت سوراخوں اور دیگر اندھیری جگہوں میں گھس جاتے ہیں۔ بچھو دنیا بھر کے گرم ممالک میں پائے جاتے ہیں لیکن وہ زیادہ تر نظروں سے غائب رہتے ہیں۔

اپنے شکار کو ڈنک مار کر ہلاک کرتے ہیں

بچھو بہت زہریلے ہو سکتے ہیں اگرچہ ان کے زیادہ تر اقسام ہم انسانوں کے لیے جان لیوا نہیں ہوتے۔ ان کی جسامت مختلف اقسام کے لحاظ سے ایک سے بیس سنٹی میٹر تک لمبی ہوتی ہے لیکن سب کے دم کے سرے پر ایک زہریلا ڈنک ہوتا ہے۔ جب بچھو اپنے شکار کو مارنے جاتا ہے تو اپنی دم کو اپنی کمر پر موڑ کر اپنے شکار کو پنجوں میں مضبوطی سے پکڑ کر ڈنک مارتا ہے۔ ایک خوفزدہ بچھو تیزی کے ساتھ گھومتا ہے تاکہ اپنے ڈنک کا رخ تمام وقت اپنے دشمن کی طرف رکھے۔

بچھو رات کے وقت بڑے مکڑیوں اور دیگر چھوٹے کیڑے مکوڑوں کا شکار کرتا ہے۔ وہ اپنے پنجوں کے ذریعے ٹٹولتے ہوئے راستہ تلاش کرتے ہیں، اپنے شکار کو پکڑتے ہیں اور پھر اپنے زہریلے ڈنک سے اس کو مار دیتے ہیں۔

بچھو

K. Åström, *Boken om världen.* 2001. Fotografi Wikimedia Commons.

"بچھو" سے متعلق سوالات

تحریر کے بارے میں مندرجہ ذیل سوالوں کا ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔

	(ja) ہاں	(nej) نہیں
1. کیا بچھو اندھیرے کو پسند کرتے ہیں؟	☐	☐
2. کیا **تمام** بچھو انسانوں کو ہلاک کر سکتے ہیں؟	☐	☐
3. کیا تمام قسم کے بچھو ایک جیسے بڑے ہوتے ہیں؟	☐	☐
4. کیا بچھو اپنے شکار کو پنجوں کے ذریعے پکڑتا ہے؟	☐	☐

مندرجہ ذیل سوالوں کا زبانی جواب دیں۔

6. کیا آپ اپنے الفاظ میں مختصر بتا سکتے ہیں کہ یہ تحریر کس چیز کے بارے میں تھی؟

5. تحریر میں بچھو سے متعلق کہا گیا ہے کہ جوتوں کو جھاڑنا چاہیے۔ آپ کے خیال میں ایسا کیوں کرنا چاہیے؟
کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ایسا کیوں سوچا؟

آلو کے چپس

آلو کے چپس

چپس آلو کے باریک تلے ہوئے قتلے ہوتے ہیں اور یہ انیسویں صدی کے سب سے زیادہ بحث طلب ایجادات میں سے شمار ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں بہت سی کہانیاں موجود ہیں کہ کس نے پہلی مرتبہ اس کو متعارف کروا کے بیچنا شروع کیا اور اس بات کو ثابت کرنا تقریباً ناممکن ہے کہ یہ کہانیاں کس حد تک سچائی پر مبنی ہیں۔

سب سے مشہور کہانی باورچی جارج کروم کے بارے میں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ 24 اگست 1853ء کو جارج کروم نے ایک ناراض گاہک کو راضی کرنے کی کوشش کی۔ اس نے آلو کے پتلے قتلے کاٹے، ان کو تل لیا اور پھر ان پر نمک چھڑک دیا جس کے نتیجے میں گاہک کی ناراضگی خوشی میں تبدیل ہو گئی۔ یہ کہانی بہت حد تک سچائی پر مبنی بھی ہو سکتی ہے لیکن یہ بھی سچ ہے کہ اسی صدی کے دوران دوسرے باورچیوں کو بھی اس طرح کے خیالات سوجھے تھے۔ صرف امریکہ میں متعدد کھانے پکانے کی کتابوں میں اس سے مشابہ مصنوعات کا ذکر کیا گیا ہے اور برطانیہ میں اس کے دوسرے اقسام نمودار ہوئے تھے۔

1890ء کے عشرے میں آلو کے چپس عام دکانوں میں فروخت کیے جانے لگے اور چپس کی تولید اور فروخت میں واقعی اضافہ تلنے کی مشین کی ایجاد کے بعد ہوا جس نے 1920ء کے عشرے کے آخر میں آلو کے چپس کی تیاری میں بہت زیادہ سہولت پیدا کر دی۔ اگلے عشرے کے دوران پیکنگ میں بھی تبدیلی واقع ہوئی جس کی بدولت آلو کے چپس کو امریکہ کے دور دراز علاقوں تک تقسیم کرنا ممکن ہوا۔ یورپ کی دکانوں میں آلو کے چپس کی فروخت میں افزائش 1950 کی دہائی تک دیکھنے میں نہیں آئی۔

.D. Harrison, Historiebloggen. www.svd.se (publicerad 2014-09-28) Bearbetad. Fotografi Pixabay

"آلو کے چپس" سے متعلق سوالات

اس جواب کے سامنے خانے پر نشان لگائیں جو آپ کے خیال میں درست ہو۔ آپ صرف ایک خانے پر نشان لگا سکتے ہیں۔

1. مصنف نے کس مقصد سے اس تحریر کو لکھا ہے؟

A ☐ پڑھنے والے کو آلو کے چپس کی تاریخ سے واقف کرنے کے لیے۔

B ☐ ایک دلچسپ کہانی کے ذریعے پڑھنے والوں کا جی بہلانے کے لیے۔

C ☐ پڑھنے والے کو آلو کے چپس تیار کرنے کا طریقہ بتانے کے لیے۔

2. کیا ہم جانتے ہیں کہ آلو کے چپس کو کس نے ایجاد کیے تھے؟

A ☐ جی ہاں، یہ جارج کروم تھا۔

B ☐ نہیں، کئی ممکنہ افراد ہو سکتے ہیں۔

C ☐ نہیں، لیکن ہم جانتے ہیں کہ کہاں ایجاد ہوئے۔

کونسا دعویٰ تحریر میں آلو کے چپس کے بارے میں لکھی گئی عبارت سے مطابقت رکھتا ہے؟ ہر دعوے کے سامنے ہاں یا نہیں کے خانے میں نشان لگائیں۔

	(ja) ہاں	(nej) نہیں
3. ہم اندازتاً بتا سکتے ہیں کہ آلو کے چپس کتنے عرصے سے کھائے جاتے رہے ہیں۔	☐	☐
4. یورپ پہلا براعظم تھا جس میں آلو کے چپس کی فروخت شروع ہوئی۔	☐	☐
5. بیسوی صدی کے دوران آلو کے چپس کو کھانے کے رجحان میں اضافے کی ایک سے زیادہ وجوہات موجود ہیں۔	☐	☐

مندرجہ ذیل سوال کا زبانی جواب دیں۔

6. کیا آپ اپنے الفاظ میں مختصر بتا سکتے ہیں کہ یہ تحریر کس چیز کے بارے میں تھی؟

نیند

انسان ہوں چاہے حیوان، سب کو نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ایسا کیوں ہے؟ حتیٰ کہ محققین کے پاس بھی اس سوال کا کوئی جواب نہیں ہے، اور نہ ہی اس سوال کا کہ نیند کے دوران کیا پیش آتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ ہمیں نیند کی ضرورت ہے اور نیند کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ پائیں گے۔

نیند ایک طرح کا آرام ہوتا ہے، لیکن نیند کے دوران آپ کو یہ پتہ نہیں چلتا کہ آس پاس کیا ہو رہا ہے۔ آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ نیند کے دوران آپ بے ہوش ہوتے ہیں لیکن اتنے گہرے بے ہوش بھی نہیں کہ آپ کو جگایا نہ جا سکے۔

نیند کی گردش

نیند متواتر گردشوں میں واقع ہوتی ہے جس کا ہر چکر تقریبا 90 منٹ طویل ہوتا ہے۔ نیند کا ہر چکر پانچ مرحلوں پر مشتمل ہوتا ہے، نیند کے چکر کا خاکہ ملاحظہ کیجیے۔

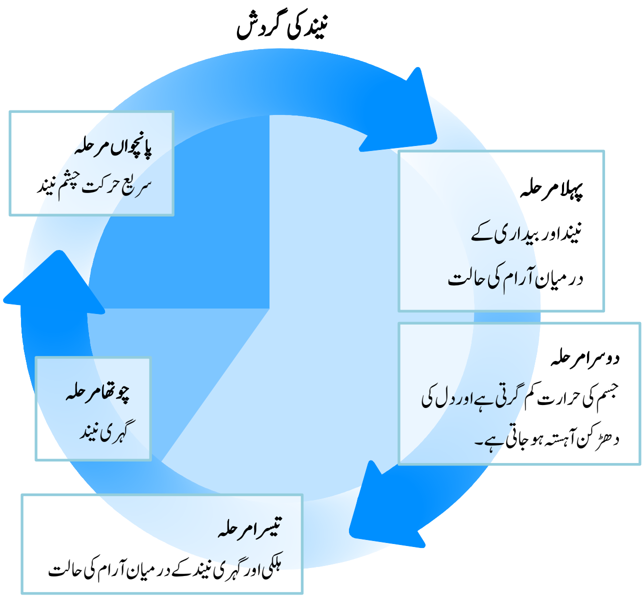

آنکھوں کی تیز حرکت والی نیند اور گہری نیند

نیند کے پانچویں مرحلے کو آنکھوں کی تیز حرکت والی نیند کہتے ہیں۔ اس مرحلے میں آنکھیں تیزی سے حرکت کرتی ہیں اور ہم اسی حالت میں خواب دیکھتے ہیں۔ آنکھوں کی تیز حرکت والی نیند سطحی ہوتی ہے یعنی ہماری نیند اتنی گہری نہیں ہوتی۔ آنکھوں کی تیز حرکت والی نیند ہر 90 منٹ کے بعد دوبارہ لوٹ آتی ہے اور ہماری روزانہ کی نیند کا تقریبا چوتھا حصہ اسی قسم کی نیند پر مشتمل ہوتا ہے۔ نیند کا ایک دوسرا مرحلہ گہری نیند پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس حالت میں جسم اپنی قوت بحال کرتا ہے اور ہم نئی چیزیں بہتر طور پر سیکھ جاتے ہیں۔ گہری نیند کے دوران معلومات پکی ہو جاتی ہیں اور آسانی سے ہماری یادداشت کے اندر محفوظ ہو جاتی ہیں۔

نیند پوری کرنا

اگر آپ کسی رات دیر تک جاگتے رہیں تو عام طور پر ایسا سمجھا جاتا ہے کہ اگلی رات آپ کو دوگنا زیادہ نیند کی ضرورت ہو گی۔ لیکن یہ سچ نہیں ہے۔ جسم کھوئی ہوئی نیند کو پورا کرنے میں بہت مہارت رکھتا ہے۔ جب آپ نے کم نیند کی ہو تو اگلی مرتبہ گہری نیند کے ذریعے اس کمی کو پورا کرتے ہیں۔

H. Borgström, *Kroppens mysterier.* 2010. Bearbetad. Figur G. Wallentin

"نیند" سے متعلق سوالات

کونسا دعویٰ تحریر میں نیند کے بارے میں لکھی گئی عبارت سے مطابقت رکھتا ہے؟ ہر دعوے کے بعد ہاں یا نہیں کے خانے پر نشان لگائیں۔

	(ja) ہاں	(nej) نہیں
1. محققین کو معلوم ہے کہ لوگ کیوں نیند کے محتاج ہوتے ہیں۔	☐	☐
2. آنکھوں کی تیز حرکت والی نیند کے دوران ہم سطحی طور پر سوتے ہیں۔	☐	☐
3. ہم رات کے زیادہ تر حصے میں خواب دیکھتے ہیں۔	☐	☐
4. آنکھوں کی تیز حرکت والی نیند کے بعد کے مقابلے میں آنکھوں کی تیز حرکت والی نیند سے پہلے جگایا جانا آسان ہوتا ہے۔	☐	☐

جملے کو مکمل کرنے کے لیے اس جواب کے سامنے خانے پر نشان لگائیں جو آپ کے خیال میں درست ہو۔ آپ صرف <u>ایک</u> خانے پر نشان لگا سکتے ہیں۔

5. اگر کوئی ایک یا دو راتیں کم سویا ہو تو...

A ☐ نیند پورا کرنے کے لیے اگلی رات دوگنا زیادہ سونے کی ضرورت رکھتا ہے۔

B ☐ جسم اگلی رات زیادہ گہرا سو کر اس کمی کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

C ☐ اگلی رات بہت پہلے سونا چاہیے تاکہ کھوئی ہوئی نیند کو پورا کیا جا سکے۔

مندرجہ ذیل سوال کا زبانی جواب دیں۔

6. کیا آپ اپنے الفاظ میں مختصر بتا سکتے ہیں کہ یہ تحریر کس چیز کے بارے میں تھی؟

دودھ

ایک اخبار کے ایڈیٹر کے نام خط

سویڈن میں تمام طالب علموں کو اسکول میں دوپہر کا کھانا فراہم کیا جاتا ہے اور کھانے کے ساتھ اکثر دودھ بھی شامل ہوتا ہے۔ حال ہی میں یہ بحث شروع ہوئی ہے کہ کیا دودھ پینا واقعی صحت کے لیے مفید ہے۔ نیچے آپ اسکول میں کھانے کے ساتھ دودھ پیش کیے جانے کے حوالے سے دو مختلف افراد کے آراء پڑھ سکتے ہیں۔

.1

شاگردوں کو دودھ کے بجائے پانی دیں۔

اسکول میں گائے کا دودھ پلانا فطرت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ انسان روئے زمین پر واحد نوع ہے جو کسی دوسرے نوع کا دودھ پیتا ہے۔

اُپسالا یونیورسٹی کی جانب سے کی جانے والی ایک وسیع تحقیق جس کو ہم گذشتہ بدھ کے اخبار میں پڑھ سکتے تھے، دودھ کے بارے میں ہمارے دقیانوسی اور غیر ناقدانہ خیالات کو درہم برہم کر رہا ہے۔ محققین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ دودھ کا زیادہ استعمال زندگی کے دورانیے کو کم کرنے اور ہڈیوں کے زیادہ ٹوٹنے کا باعث بنتا ہے۔

گائے کا دودھ نہ تو فطری ہے اور نہ ہی عوام کی صحت اور ماحول کے لیے اچھا ہے۔ اس لیے وہ وقت آپہنچا ہے کہ ہم سویڈن کی اسکولوں سے دودھ کو ہٹا کر اس کے بجائے بچوں کو کھانے پینے کے دوسرے عادات سکھائیں جو ماحول کے لیے بہتر ہوں یعنی انہیں پیاس بجھانے کے لیے پانی کی طرف راغب کریں۔

آندرش سوینسن

سبزی کھائیں انجمن کا نمائندہ

.2

اسکول میں کھانے کے ساتھ دودھ ضرور شامل ہونا چاہیے

آندرش سوینسن کو جواب

آندرش سوینسن اسکول میں بچوں کو دودھ پلانے کے خلاف ہیں۔ ہم اور اقوام متحدہ کی رائے اس سے بالکل مختلف ہے، یعنی تمام بچے اسکول میں بلا معاوضہ دودھ پینے کے مستحق ہیں۔

دودھ میں ان 22 غذائی اجذا میں سے 18 اجزاء پائے جاتے ہیں جن کی ہمیں روزانہ ضرورت ہوتی ہے اور بچوں کو اسکول میں بھرپور غذا ملنے کی طرف سے ہمیں بہت حد تک بے فکر کر دیتا ہے۔ ان ممالک میں جہاں خوراک کی قلت کا سامنا ہے دودھ بہت سے بچوں کے لیے خوراک کا بقائے حیات کے لیے لازمی ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ نئی تحقیقات سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ دودھ کے بغیر اسکول میں پیش کیا جانے والا دوپہر کا کھانا کافی مقدار میں غذائی اجزاء کا حامل نہیں ہوتا۔

کرستیانستاد کی یونیورسٹی سے وابستہ ماہر غذائیت اولا روسانڈر نے سویڈن کے ایک شہر کے تین مختلف اسکولوں میں ایک ہفتے کے دوران دس سالہ بچوں کو پیش کیے جانے والے کھانے میں موجود غذائی مادوں کا تجزیہ کیا ہے۔ ان اسکولوں میں دوپہر کے کھانے کی فہرست ایک جیسی تھی۔ تجزیے کے نتائج سے یہ بات سامنے آئی کہ بچوں کے لیے کھانے کے ساتھ دودھ پینا ضروری تھا اور خاص طور پر ان بچوں کے لیے اس کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے جو کم کھاتے ہیں اور یا جن کے پاس دوپہر کے وقفے میں بھرپور غذا کھانے کے لیے کافی وقت نہیں ہوتا۔ بچوں کے لیے جسم میں کافی مقدار میں کیلشیم، وٹامین ب 12 اور میگنیشیم جذب کرنے کے لیے دودھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے اسکول میں دودھ کو ایک واضح مقام حاصل ہے۔

پیٹرا سٹرینڈبرگ

سویڈن کی ڈیری کسانوں کی نمائندہ

J. Paulsson & J. Carlberg, Insändare. *Upsala Nya Tidning*. Publicerade 2014-11-04 och 2014-11-11. (Bearbetade)

"دودھ کے بارے میں ایک اخبار کے ایڈیٹر کے نام خط" سے متعلق سوالات

اس جواب کے سامنے خانے پر نشان لگائیں جو آپ کے خیال میں درست ہو۔ آپ صرف <u>ایک</u> خانے پر نشان لگا سکتے ہیں۔

1. **مس سٹرینڈ برگ کے خیال میں دودھ اسکول کے بچوں کے لیے کیوں ضروری ہے؟**

A ☐ دودھ کے ذریعے سے بچے اسکول میں زیادہ کھاتے ہیں۔
B ☐ دودھ کی بدولت عمر بڑھتی ہے۔
C ☐ دودھ بہت سے غذائی اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے۔

2. **سوینسن ایسا کیوں سوچتا ہے کہ اسکول کے بچوں کو دودھ کے بجائے پانی پینا چاہیے؟**

A ☐ پانی دودھ کے مقابلے میں سستا ہوتا ہے۔
B ☐ پانی ماحول کے لیے بہتر ہے۔
C ☐ پانی بہتر طور پر پیاس بجھاتا ہے۔

3. **تحریر کے مطابق تحقیقات سے کیا بات سامنے آئی ہے؟**

A ☐ کہ دودھ پینے کے دونوں مثبت اور منفی اثرات پائے جاتے ہیں۔
B ☐ کہ اسکول کے کھانے میں دودھ کے بغیر بھی کافی غذائیت موجود ہوتی ہے۔
C ☐ کہ دودھ کے زیادہ استعمال سے ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔

4. **سٹرینڈ برگ نے اخبار کو خط کیوں لکھا ہے؟**

A ☐ وہ واضح کرنا چاہتی ہے کہ وہ سوینسن کو کیوں غلط سمجھتی ہے۔
B ☐ وہ یہ واضح کرنا چاہتی ہے کہ پانی ماحول کے لیے کیوں مفید ہوتا ہے۔
C ☐ وہ یہ نہیں چاہتی کہ بچے اسکول میں کم کھائیں۔

کونسا دعویٰ تحریر میں دودھ کے بارے میں لکھی گئی عبارت سے مطابقت رکھتا ہے؟
ہر دعوے کے بعد ہاں یا نہیں کے خانے پر نشان لگائیں۔

	ہاں (ja)	نہیں (nej)
5. سوینسن کا دعویٰ ہے کہ زیادہ دودھ پینے سے انسان کی عمر گھٹ جاتی ہے۔	☐	☐
6. سوینسن اور سٹرینڈ برگ ایڈیٹر کے نام اپنے خط میں ایک ہی محقق کا حوالہ دیتے ہیں۔	☐	☐
7. محققین دودھ کے اثرات کے بارے میں متفق نظر آتے ہیں۔	☐	☐

مندرجہ ذیل سوالوں کا زبانی جواب دیں۔

8. کیا آپ اپنے الفاظ میں مختصر بتا سکتے ہیں کہ یہ تحریر کس چیز کے بارے میں تھی؟
9. ان دو خطوط میں سے کس نے آپ کو زیادہ قائل کیا؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ایسا کیوں سوچا؟

دنیاکے شہر تیزی سے پھیل رہے ہیں

دنیامیں شہرکاری کی شرح میں تیزی سے اضافہ ہورہاہے۔اقوام متحدہ کی پیشن گوئی کے مطابق 2050ءتک شہری آبادی میں مجموعی طورپر 2.4ارب افراد کے اضافے کی توقع ہے۔اوران سب لوگوں کورہائش کی جگہ فراہم کرنے کے لیے شہروں کارقبہ انڈیاکے رقبے کے برابر حدتک بڑھ سکتاہے۔

1900ءکی دہائی میں عالمی شہری آبادی 22 کروڑسے 2.8 ارب افرادتک بڑھ گئی۔اوراقوام متحدہ کے مطابق 2008ءمیں پہلی مرتبہ دیہات کے مقابلے میں زیادہ لوگ شہروں اورگنجان آباد قصبوں میں رہایش پذیر ہوگئے۔

2013ءمیں عالمی شہری آبادی کاتخمینہ 3.6ارب لوگ لگایاگیالیکن اقوام متحدہ کی پیشن گوئی کے مطابق توقع ہے کہ یہ آبادی 2030ءتک تقریبا5ارب افرادتک پہنچ جائے گی اور2050ءتک 6ارب آبادی سے بھی بڑھ جائے گی۔یورپ، شمالی اورامریکہ میں پہلے سے ہی آبادی کازیادہ ترحصہ شہروں اور قصبوں میں رہائش پذیر ہے جبکہ افریقہ اورایشیاشہری آبادی کے ڈرامائی کیفیت میں بڑھنے کے کنارے پر کھڑے ہیں۔

بڑھتی ہوئی شہری آبادی ایک مسئلہ بھی اورایک موقع بھی

پھیلتے ہوئے شہر بہت سے پہلوؤں سے بڑے مسائل کاپیش خیمہ ہیں کیونکہ تیزی سے بڑھتی ہوئی شہری آبادی دونوں ماحولیاتی اور صحت کے مسائل کاسبب بنتی ہے جس میں مثال کے طورپر فضائی آلودگی اور حفظان صحت سے متعلق صورت حال کی خرابی شامل ہے۔اس کے ساتھ ساتھ بڑھتے ہوئے عظیم شہریں بہت سے انسانوں کے لیے ایسے مواقع بھی فراہم کرتے ہیں جودیہاتی علاقوں میں ناپید ہوتے ہیں مثال کے طورپر روزگار کے مواقع، صحت کی بہتر دیکھ بھال اور تعلیم کے مواقع۔

بہت سے لوگوں کاتنگ اورایک دوسرے کے ساتھ نزدیک زندگی گزارنے کے نتیجے میں توانائی اور نقل وحمل کی ضروریات میں کمی واقع ہوسکتی ہے جس کی بدولت ماحول پربوجھ ہلکا ہوسکتاہے۔

1961ءسے 2012ءتک کے دوران دنیاکی آبادی میں اضافہ اور 2013ءسے 2050ءتک کاتخمینہ

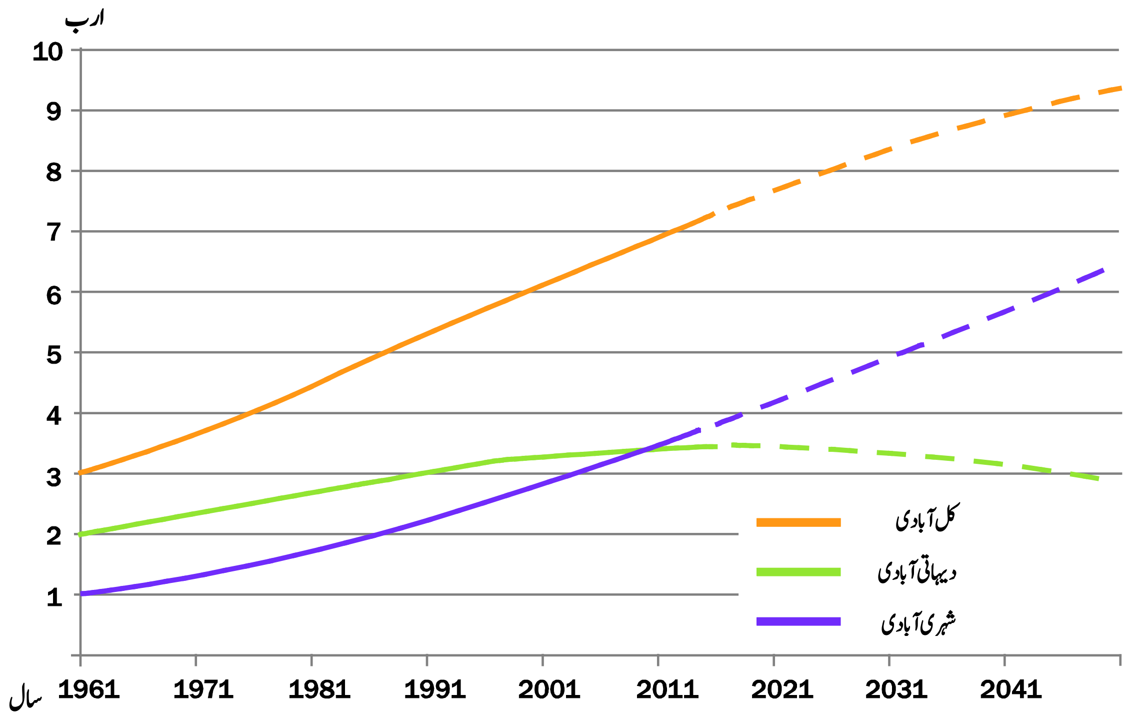

J. Moström, *www.scb.se* (publicerad 2013-10-10)

"دنیا کے شہر تیزی سے پھیل رہے ہیں" سے متعلق سوالات

اس جواب کے سامنے خانے پر نشان لگائیں جو آپ کے خیال میں درست ہو۔ آپ صرف ایک خانے پر نشان لگا سکتے ہیں۔

1. تحریر کے مطابق لوگوں کا شہروں کی طرف رخ کرنے کا سب سے بڑا منفی اثر کیا ہے؟

A ☐ شہروں کا ماحول بگڑ جاتا ہے۔

B ☐ شہریں پھیل جاتی ہیں۔

C ☐ سفر کی ضروریات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

2. اندازے کے مطابق 2040ء میں کتنے افراد شہروں میں آباد ہوں گے؟

A ☐ تقریباً 6.4 ارب

B ☐ تقریباً 3.6 ارب

C ☐ تقریباً 5.7 ارب

3. تحریر کے مطابق شہروں کی آبادی بڑھنے کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

A ☐ شہروں میں رہنا ماحول کے لیے مفید ہے۔

B ☐ شہروں میں زندگی کی شرائط بہتر ہیں۔

C ☐ شہروں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا آسان ہوتا ہے۔

4. 1961ء میں دنیا کی آبادی کس شرح پر شہروں اور دیہات میں تقسیم تھی؟

A ☐ شہروں کے مقابلے میں دیہات میں تقریباً دوگنا زیادہ لوگ آباد تھے۔

B ☐ دیہات کے مقابلے میں زیادہ لوگ شہروں میں آباد تھے۔

C ☐ شہروں اور دیہات میں آبادی کی تقسیم برابر تھی۔

مندرجہ ذیل سوالوں کا زبانی جواب دیں۔

5. کیا آپ اپنے الفاظ میں مختصر بتا سکتے ہیں کہ یہ تحریر کس چیز کے بارے میں تھی؟

6. تحریر میں لکھا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ شہروں میں آباد ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ کے خیال میں اس کی جگہ دیہات میں رہنے کے کونسے فوائد ہو سکتے ہیں؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ایسا کیوں سوچا؟

Litteraturförteckning

Aisopos. Den girige. I: *Aisopos' fabler*. Ny översättning av Erik Hedén med illustrationer av Arthur Rackham. 1919. Stockholm: Svenska andelsförlaget. (bearbetad)

Aronsson, Karin & Stellan Ottosson, 1993. Lejonet och räven. I: K. Aronsson & S. Ottosson; illustrationer I-K Eriksson & M. Korotyńska, *Min läsebok Blå rosen*. 2:a uppl. Stockholm: Liber. (bearbetad)

Borgström, Håkan, 2010. Sover kroppen när du sover? I: H. Borgström. 2010. *Kroppens mysterier*. Enskede: Borgströms Förlag. (bearbetad)

Carlberg, Jonas, 2014. Mjölken behövs till skolmaten. *Upsala Nya tidning*. Insändare. Publicerad 2014-11-11. (bearbetad)

En karta över en ö. Kartan och frågorna anpassade från IEA Reading Literacy Study. © 1990. International Association for the Evaluation of Educational Achievement (IEA). The Hague: International Association for the Evaluation of Educational Achievement (IEA), IEA Secretariat[1].

Harrison, Dick, 2014. Hur länge har vi ätit potatischips? Historiebloggen. *Svenska Dagbladet* http://blog.svd.se/historia/2014/09/28/hur-lange-har-vi-atit-potatischips/?fromMobile=true Publicerad 2014-09-28. Hämtad 2014-10-19. (bearbetad)

Moström, Jerker, 2013. Världens städer växer allt snabbare. SCB. Statistiska centralbyrån. http://www.scb.se/sv_/Hitta-statistik/Artiklar/Varldens-stader-vaxer-allt-snabbare/# Publicerad 2013-10-10. Hämtad 2015-01-08. (utdrag)

Paulsson, Jonas, 2014. Ge barnen havremjölk i stället. *Upsala Nya Tidning*. Insändare. Publicerad 2014-11-04. (bearbetad)

Åström, Karin, 2001. Skorpionen – ett spindeldjur med gadd. I: S. Andersson, K. Åström & S. Rune. *Boken om världen*. Stockholm: Liber. (Utdrag)

Bildförteckning

Lejonet och räven. Eriksson, Inga-Karin, 1993. I: K. Aronsson & S. Ottosson; illustrationer I-K Eriksson & M. Korotyńska, *Min läsebok Blå rosen*. 2. uppl. Stockholm: Liber.

Fotografi på skorpion. Hämtad 2015-06-24
https://upload.wikimedia.org/wikipedia/commons/6/6d/Emperor_scorpion_or_Imperial_scorpion_(Pandinus_imperator).jpg

Fotografi på potatischips. Hämtad 2015-02-03
https://pixabay.com/p-476359/?no_redirect

[1] Att IEAs skrifter, studiematerial och undersökningar med organisationens tillstånd får användas för forsknings- och utbildningsändamål ska inte tolkas som att IEA medverkat i eller godkänt någon del av forskningen, eller rapporteringen kring den, eller de utbildningsprogram vari materialet används.